© rasailojaraid.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اداریہ

سیمینار-عصر حاضر کے مسائل اور قرآنی تعلیمات

اشتیاق احمد ظلی

ادارہ علوم القرآن کے زیرِ اہتمام پہلا سیمینار ''قرآنی علوم بیسویں صدی میں'' کے موضوع پر ۲۶-۲۷ جولائی ۲۰۰۵ء میں منعقد ہوا تھا۔ اس میں پیش کیے جانے والے مقالات کا ایک وقیع مجموعہ اسی عنوان سے مجلّہ علوم القرآن کی خصوصی اشاعت کی صورت میں شائع ہوکر مقبول ہو چکا ہے۔ اس طرح کی مجالس کا انعقاد ابتداء ہی سے ادارہ علوم القرآن کی ترجیحات میں شامل رہا ہے لیکن مختلف اسباب اور موانع کے باعث اس نوع کی پہلی مجلس ادارہ کی تاسیس کے بیس سال بعد منعقد ہوسکی۔ اس کی کامیابی اور اس سے حاصل ہونے والے علمی فوائد بالخصوص اس میں پیش کیے جانے والے مقالات کی اہمیت اور افادیت کے پیش نظر یہ طے کیا گیا کہ ایک سال کے وقفہ سے قرآنی علوم پر سیمینار کا یہ سلسلہ پابندی سے منعقد کیا جاتا رہے گا۔ لیکن مختلف اسباب کی وجہ سے جن میں ضروری وسائل کی فراہمی کا مسئلہ سرفہرست تھا، اس منصوبہ پر عمل نہیں کیا جاسکا، گو اس کی ضرورت کا احساس پوری شدت سے موجود رہا اور اس کو روبعمل لانے کے لیے مختلف تجاویز برابر زیرِ غور رہیں۔ اسی دوران میرا مسقط کا سفر ہوا اور وہاں محمد منیر خاں صاحب سے ملاقات ہوئی۔ منیر صاحب کرناٹک کے رہنے والے ہیں اور مسقط میں ایک بڑی پینٹس کمپنی میں جنرل منیجر کے عہدے پر فائز ہیں۔ ادارہ علوم القرآن کے پرانے بہی خواہ ہیں۔ دینی اور دعوتی کاموں میں بہت سرگرم ہیں اور مختلف اداروں سے فیض رسانی کا تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے ساتھ مختلف ملاقاتوں میں ادارہ علوم القرآن کی علمی سرگرمیوں اور اس کی تعمیر وترقی کے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تعلق سے مختلف منصوبے اور تجاویز زیرِ غور آئیں۔ قرآنی علوم کی غیر معمولی اہمیت اور مسلم معاشرہ کے لیے ان سے واقفیت کی ناگزیر ضرورت کے پیش نظر اس موضوع پر ایک معیاری سالانہ سیمینار کی ضرورت کو شدت سے محسوس کیا گیا، ساتھ ہی یہ احساس بھی اتنا ہی شدید تھا کہ برصغیر میں بالخصوص دینی موضوعات پر منعقد ہونے والے سیمیناروں میں عالمی طور پر تسلیم شدہ انداز اور معیار کی پابندی کم ہی کی جاتی ہے۔ فطری طور پر جی یہ چاہتا ہے کہ کتاب اللہ کے تعلق سے ہونے والے سیمینار اس علمی روایت کے اعلیٰ ترین معیار پر پورے اتریں۔ عالم انسانیت کے لیے خالق کائنات کی طرف سے نازل کیے جانے والے صحیفۂ ہدایت کی عظمت اور جلالت کا حق ہے کہ اس کے تعلق سے انجام پانے والا ہر کام دستیاب وسائل کی حدود میں رہتے ہوئے اعلیٰ ترین پیمانے پر پورا اترے۔ اس سے کم کوئی اور درجہ اس کے شایانِ شان نہیں۔ اراکینِ ادارہ علوم القرآن پہلے بھی اس موضوع پر گفتگو کرتے رہے تھے اور اس سلسلہ میں پائی جانے والی صورت حال پر عدم اطمینان کا احساس بھی تھا لیکن عام ڈگر سے ہٹ کر اپنی راہ بنانے کی مشکلات کا احساس اس باب میں کوئی حتمی فیصلہ کرنے سے مانع رہا۔ منیر صاحب نے ایک اچھے معیاری سیمینار کے انعقاد کے لیے درکار وسائل کی فراہمی کی ذمہ داری قبول کر کے ادارہ کو اس بارگراں سے آزاد کر دیا۔ ساتھ ہی اس بات پر اصرار کیا کہ سیمینار کا انعقاد اسی انداز اور معیار پر کیا جائے جو اب علمی دنیا میں معروف اور رائج ہے۔ چونکہ ہمارے دل کی آواز بھی یہی تھی اور اب تک محض مشکلات کا احساس ہی سدِ راہ بنا ہوا تھا اس لیے یہ فیصلہ کر لینے میں بہت زیادہ دقت نہیں ہوئی۔ چنانچہ یہ فیصلہ کر لیا گیا کہ سیمینار اسی انداز پر کیا جائے جو اب معیاری سیمیناروں کی شناخت بن چکا ہے۔ خیال یہ تھا کہ جب ایک مرتبہ اس روایت کی طرح پڑ جائے گی تو دھیرے دھیرے رویوں میں بھی تبدیلی آ جائے گی۔

وقت کی ایک اہم ضرورت یہ ہے کہ عصر حاضر کے سلگتے ہوئے مسائل کے سلسلہ میں قرآن مجید سے حاصل ہونے والی رہنمائی کو عام کیا جائے اور اس سلسلہ میں پائی جانے والی قرآنی ہدایات اور تعلیمات کے بارے میں مسلم معاشرہ میں بالخصوص اور دوسرے لوگوں میں بالعموم آگاہی پیدا کی جائے، اس دور کے مسائل غیر معمولی حد تک پیچیدہ اور متنوع ہیں اور

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

انسانوں کے ساختہ و پرداختہ نظریات اور فلسفے ان کے پائدار اور قابل عمل حل پیش کرنے سے یکسر قاصر ہیں۔ ان کو صرف ربانی ہدایت کی روشنی ہی میں حل کیا جا سکتا ہے۔ بدقسمتی یہ ہے کہ جو لوگ ان مسائل میں گرفتار ہیں وہ اس نسخہ کیمیا سے ناواقف ہیں اور جو واقف ہیں وہ اسے دوسروں تک پہونچانے کا نہ تو اہتمام کرتے ہیں اور نہ اس باب میں فکر مند ہیں۔ اسی ضرورت کے احساس کے تحت اس سیمینار کا موضوع ''عصر حاضر کے مسائل اور قرآنی تعلیمات'' رکھا گیا۔

اس کے لیے جو دعوت نامہ بھیجا گیا اس میں متوقع شرکاء سے یہ درخواست کی گئی تھی کہ ایک متعین تاریخ تک وہ اپنی منظوری اور مقالہ کے موضوع سے مطلع فرمانے کی زحمت گوارا فرمائیں۔ مزید یہ کہ مقالہ وصول ہونے کی آخری تاریخ بھی ابتداء ہی میں متعین کردی گئی تھی۔ یہ ایک نیا تجربہ تھا اور جیسا کہ نئے تجربات میں ہوتا ہے اس میں بھی مختلف النوع مسائل کا سامنا کرنا پڑا۔ بیشتر متوقع شرکاء وقت پر اپنی منظوری اور موضوع کی اطلاع نہ دے سکے۔ جن حضرات نے یہ زحمت گوارا فرمائی ان میں سے کئی وقت پر اپنے مقالات ارسال نہ کر سکے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ بعض حضرات مقالہ لکھ لینے کے باوجود سیمینار میں شرکت نہ کر سکے۔ یہ امر منتظمین کے لیے خاص طور سے باعث تکلیف تھا لیکن اس تجربہ کی کامیابی کے لیے یہ ضروری تھا۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اس کا فائدہ اگلے سیمینار میں حاصل ہوگا۔

سیمینار بحمد اللہ ۹-۱۰/ اگست ۲۰۰۸ء کو منعقد ہوا اور اللہ کے فضل سے بڑی حد تک اسی انداز اور طریقہ سے ہوا جو اس کے لیے متعین کیا گیا تھا۔ سیمینار سے پہلے تمام مقالات کمپوز کرالیے گئے تھے اور شرکاء کو افتتاح سے پہلے یکجا مجلد شکل میں فراہم کرادیے گئے۔ دورانِ سیمینار زیرِ بحث مقالہ کی زیراکس کاپیاں حاضرین کو فراہم کردی جاتی تھیں۔ اس سے ایک بڑا فائدہ تو یہ ہوتا ہے کہ مقالہ کی پیش کش کے دوران سامعین کی پوری توجہ مقالہ پر مرکوز رہتی ہے۔ اس کے علاوہ چونکہ پورا مقالہ سامعین کو دستیاب ہوتا ہے اس لیے مقالہ نگار تفصیلات میں جائے بغیر صرف بنیادی نکات پر اکتفا کرسکتا ہے۔ اس طرح کی علمی مجالس میں شرکاء کی ایک بڑی شکایت وقت کی کمی سے متعلق رہتی ہے۔ مقالہ نگار حضرات کی فطری طور پر یہ خواہش ہوتی ہے کہ مقالہ پوری شرح و بسط سے سامعین کے سامنے پیش کردیا جائے اور اس کا کوئی گوشہ تشنہ نہ رہ جائے۔ اس کی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وجہ سے بعض مرتبہ بڑی ناخوش گوار صورت حال پیدا ہو جاتی ہے۔ منتظمین کے لیے یہ ممکن نہیں ہوتا ہے کہ وہ وقت کی سوئی کو اپنی جگہ پر روک دیں اور مقالہ نگار حضرات کو اپنی تحقیق و جستجو کے ثمرات کو پیش کرنے کے حسب دل خواہ وقت فراہم کریں۔ انھیں اسی محدود وقت میں جملہ مقالہ نگاروں کے لیے گنجائش نکالنی ہوتی ہے۔ اس صورت حال کا سب سے تکلیف دہ اثر یہ ہوتا ہے کہ بحث و مباحثہ اور سوال و جواب کے لیے جو دراصل ان علمی مجالس کی روح اور ان کا سب زیادہ اہم پہلو ہوتا ہے بالعموم وقت نہیں بچتا اور اس طرح ان کا ایک نہایت اہم فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔ مقالہ کے کسی رسالہ میں چھپنے اور کسی سیمینار میں پیش کرنے کا بنیادی فرق یہی ہے کہ موخر الذکر صورت میں مقالہ کے مشتملات کے بارے میں وہاں موجود اہل علم کی رائے سامنے آجاتی ہے۔ بحث و مباحثہ اور تبادلۂ خیالات لفظ سیمینار کے لغوی معنی میں شامل ہے۔ اپنے مطالعہ، انداز فکر اور پس منظر کے زیرِ اثر زیرِ بحث موضوع کا مختلف لوگ مختلف نقطہ نظر اور زاویہ نگاہ سے تجزیہ کرتے ہیں اور اس کے نتیجہ میں بعض اوقات یکسر نئے گوشے اور نئی جہات سامنے آتی ہیں۔ یہ عین ممکن ہے کہ تمام تر کاوش اور ژرف نگاہی کے باوجود کسی خالص علمی موضوع پر تحقیق کرنے والے لائق ترین دانش ور کی توجہ زیر بحث موضوع کے کسی خاص گوشے کی طرف نہ جائے اور سامعین میں سے کوئی اس کی طرف توجہ دلا دے۔ اس طرح بعض اوقات مقالہ کی قدر و قیمت میں غیر معمولی اضافہ ہو جاتا ہے یا اس کی کوئی بڑی کمی دور ہو جاتی ہے۔ یہی دراصل اس طرح کی مجالس کا حاصل ہے اور اس سے محرومی بڑی محرومی ہے۔ شکر کا مقام ہے کہ اس سیمینار میں اس پہلو کی طرف خصوصی توجہ دی گئی۔ بحث و مباحثہ کے لیے مناسب گنجائش نکالی گئی اور اس سے پورا فائدہ اٹھایا گیا۔ ہماری کوشش ہوگی کہ آئندہ اور زیادہ منظم انداز میں سیمینار کا انعقاد کیا جائے اور اہل علم کی تحقیقات اور ان کے تجزیوں سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کیا جاسکے۔

ہر دور کے اپنے کچھ مخصوص مسائل ہوتے ہیں البتہ بعض مسائل ایسے ہوتے ہیں جو کم و بیش ہر دور میں پائے جاتے ہیں۔ قرآن کریم میں انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی سرگزشت، ان کی دعوت اور ان کی قوم کے ردّعمل کا مطالعہ کیا جائے تو واضح ہوتا ہے کہ مختلف انبیاء کرامؑ کے ادوار میں پائے جانے والے مسائل کی نوعیت مختلف تھی۔ البتہ کفر و شکر کے نتیجہ میں پیدا ہونے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

والی روحانی، اخلاقی اور معاشرتی برائیاں ان سب کے یہاں مشترک تھیں۔ آج کے انسان نے اپنی حرص و آز کی تکمیل اور تن آسانی اور عیش پسندی کی تسکین کے لیے فطرت کا جس طرح بیدردانہ استحصال کیا ہے اس کے نتیجہ میں اپنے لیے اور آنے والی نسلوں کے لیے بے شمار مسائل اور مصائب کا دروازہ کھول دیا ہے۔ اگر ان مسائل کو جلد اور موثر طریقہ سے حل نہیں کیا گیا تو اس کرہ ارض پر انسانیت کا مستقبل سخت خطرہ میں ہے۔ عالمی سطح پر انسانیت کو درپیش اس خطرہ کا احساس بھی ہے اور اس کو حل کرنے کی خواہش بھی، چنانچہ اس سلسلہ میں سنجیدہ کوششیں بھی کی جارہی ہیں۔ لیکن چونکہ سمت سفر غلط اور ترجیحات نادرست ہیں اس لیے منزل مراد سے قریب ہونے کے بجائے دوری بڑھتی جارہی ہے اور صورت حال زیادہ سنگین ہوتی جارہی ہے۔ جب تک سمت سفر درست نہیں ہوگی ان کوششوں کا مقدر ناکامی کے سوا کچھ اور نہیں۔ اس سلسلہ میں صحیح نقطہ نظر اور درست سمت سفر کا اندازہ اس مجموعہ میں شامل مضامین سے ہو جائے تو اسے ہم اپنی کامیابی سمجھیں گے۔

یہ مسائل اپنی تمام تر اہمیت اور سنگینی کے باوجود انسانیت کے لیے سب سے زیادہ اہم مسئلہ کی حیثیت نہیں رکھتے۔ وہ بنیادی مسئلہ جو بنی نوع انسان کو ابتداء آفرینش سے درپیش ہے اور جس کے صحیح حل پر اس زندگی اور آنے والی زندگی میں اس کی کامیابی اور کامرانی کا انحصار ہے، زمان و مکان کی قیود اور جدید و قدیم کی حد بندیوں سے ماوراء ہے۔

زمانہ ایک ، حیات ایک ، کائنات بھی ایک
دلیل کم نظری قصہ قدیم و جدید

سلیم الفطرت انسانوں نے اس دنیا میں آنکھ کھولنے کے بعد پہلے یہ جستجو نہیں کی کہ ان کی مادی اور جسمانی ضروریات کی تکمیل کی کیا صورت ہوگی بلکہ اپنی روحانی پیاس کو بجھانے کے لیے اسباب و وسائل تلاش کیے۔ یہ وسیع و عریض کائنات خود سے وجود میں آ گئی ہے یا اس کا کوئی خالق ہے جس نے کسی مقصد کے تحت اس کی تخلیق کی ہے؟ انسان کا مقصد وجود کیا ہے؟ اس کائنات میں اس کی حیثیت کیا ہے؟ کیا وہ یہاں اپنی مرضی کے مطابق زندگی گذارنے کے لیے آزاد ہے یا اس کے خالق نے اس کے لیے کوئی ضابطہ اور طریقہ مقرر کیا ہے؟ اس زندگی کے بعد

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بھی کوئی زندگی ہے یا نہیں اور اگر اس زندگی کے بعد بھی کوئی زندگی ہے تو اس کا اس دنیا میں گذاری ہوئی زندگی سے کوئی تعلق ہے یا نہیں؟۔ اس کا مبدا اور مآل کیا ہے؟ سلیم الفطرت انسانوں نے ابتداء ہی سے ان سوالات کے جواب تلاش کرنے کی ہر ممکن سعی کی ہے۔ انہی سوالات کے صحیح جواب پر انسانیت کے مستقبل کا انحصار ہے۔ ایک سلیم الفطرت انسان ان سوالوں کے جواب اس کائنات میں بکھری ہوئی نشانیوں میں تلاش کرسکتا ہے۔صحیفہ کائنات ویسے ہی کھلا ہوا ہے ضرورت صرف چشم بینا اور قلب بیدار کی ہے۔لیکن خالق کائنات نے بندوں کی رہنمائی کے لیے اس کائنات میں بکھری ہوئی بے شمار نشانیوں پر اکتفا نہیں کیا جو اس کے وجود پر کھلی ہوئی دلالت کرتی ہیں۔ بلکہ انسانوں کی ہدایت اور رہنمائی کے لیے انبیاء علیہم السلام کی بعثت کا سلسلہ شروع کیا اور آخر میں خاتم النبیین محمد رسول اللہ ﷺ کو مبعوث فرمایا اور آپ کے ذریعہ انسانیت کے اوپر اپنا سب سے بڑا انعام قرآن مجید نازل فرمایا جو رہتی دنیا تک کے لیے صحیفہ ہدایت ہے اور انسانوں کے نام اللہ تعالیٰ کا آخری پیغام ہے۔ بحیثیت مسلمان ہمارا یہ فریضہ ہے کہ کتاب عزیز کی تعلیمات کو جن میں بنی نوع انسان کو درپیش جملہ مسائل کا حل موجود ہے دنیا کے سامنے پیش کریں۔ یہ سیمینار اور اس نوع کی دوسری کوششیں اسی فریضہ کی ادائیگی کی ایک حقیر کوشش ہیں۔

اس سیمینار کے مقالات بھی مجلّہ علوم القرآن کے ایک خاص نمبر کی صورت میں شائع کیے جارہے ہیں۔ اگلا سیمینار انشاء اللہ ۲۰-۲۱ نومبر ۲۰۰۹ء کو ’’خاندانی نظام اور قرآنی تعلیمات‘‘ کے موضوع پر منعقد ہوگا۔ اس میں پیش کیے جانے والے مقالات انشاء اللہ علیحدہ مجموعہ مقالات کی صورت میں شائع کیے جائیں گے۔

© rasailojaraid.com